دعا

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فاعوذو باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

البقرہ : 186

اور اے نبی ﷺ! جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں / تو انہیں بتادیں کہ میں ان سے قریب ہوں پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اُس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں لہٰذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں / شاید کہ وہ راہ راست پالیں

- اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی قربت اور محبت کا احساس دلا رہے ہیں
- حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے حد محبت کرنے والے ہیں ← اور یہ ایسی محبت ہے جو کوئی اور ہستی کر نہیں سکتی
- اب سوچیں جو کسی سے محبت کرتا ہو وہ اس کی بات کو سنی ان سنی کیسے کر سکتا ہے ← جیسے اس دنیا میں سب سے زیادہ ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے پھر اگر بچہ ماں کو پکارے تو کیا ماں جواب نہیں دیتی ؟؟؟
- اللہ سبحانہ و تعالیٰ یہی تو فرما رہے ہیں کہ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي / فَإِنِّي قَرِيبٌ جب میرے بندے آپ ﷺ سے میرے بارے میں پوچھیں / تو انہیں بتادیں کہ میں ان سے قریب ہوں ← ہم کبھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی قربت کو محسوس تو کریں ← کتنے پیار سے اللہ تعالیٰ اپنی قربت کا یقین دلا رہے ہیں
- اللہ تعالیٰ نہ صرف قریب ہیں بلکہ فرمایا ← أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ ← میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں ← کب جواب دیتے ہیں ← إِذَا دَعَانِ ← جب وہ مجھے پکارتا ہے ← یعنی تم مجھے پکار کر تو دیکھو میں تمہاری پکار کا ضرور جواب دوں گا ← گویا ہم دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔
- اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ دعا کرنا کتنا اہم ہے

دعا کیا ہے/دعا کا معنیٰ کیا ہے

- دعا عربی زبان کا لفظ ہے اور عربی میں اس کے کئی **معنی** ہیں مثلاً

✓ سوال کرنا ✓ کسی کو پکارنا / بلانا ✓ کسی کام کی ترغیب دلانا ✓ مدد طلب کرنا ✓ عبادت

شرعی مفہوم

- حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں" **الدعاء هو إظهار غاية التذلل والافتقار إلى الله**" (فتح الباري شرح صحيح البخاري لابن حجر 95/11)

دعا میں بھی ہم اپنے رب سے بہت عاجزی سے مانگتے ہیں / اپنے رب کو پکارتے ہیں

عن النعمان بن بشیرؓ قال / قال رسول اللہ ﷺ " اِنَّ الدُّعاءَ ھُوَ العِبَادَۃ " ثُمَّ قَرَأَ "وَقَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُونِي أَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ.

(سنن ابن ماجہ 2/1258، حدیث نمبر 3828 صحیح حدیث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت ہے پھر یہ آیت تلاوت کی کہ تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا

دعا پہلی عبادت ہے جو انسان کو سکھائی گئی

- اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کے بعد اسے سب سے پہلے جو عبادت سکھائی وہ دعا ہی ہے
- آدم علیہ السلام اپنی تخلیق کے بعد جب ابلیس کے بہکاوے میں آکر اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کام کر بیٹھے ← پھر جیسے ہی غلطی کا احساس ہوا اور اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا← تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دعا سکھائی ← رَبَّنَا ظَلَمۡنَا أَنفُسَنَا / وَإِن لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا / لَنَکُونَنَّ مِنَ الۡخَاسِرِینَ. (الأعراف:23)
- یہ اللہ تعالیٰ کہ رحمت ہے کہ انہوں نے ہم انسانوں کے تمام مسائل / کوتاہیوں اور پریشانیوں کا حل دعا میں رکھ دیا ہے
- تمام عبادات میں صرف دعا ہی ایسی عبادت ہے← جس کے لئے کوئی جگہ / وقت یا دن مقرر نہیں بلکہ دعا ہر جگہ اور ہر وقت مانگی جاسکتی ہے
- ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں ہر ہر موقع، ہر ہر کام اور ہر ہر لمحہ دعائیں شامل ہیں← جو ہمارے لئے راہنمائی دیتی ہیں← ہمیں بھی اس عبادت کے ذریعہ خود کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانا چاہیئے
- ویسے تو ہر عبادت کا فائدہ ہماری اپنی ذات کو ہی ہوتا ہے← مگر دعا وہ عبادت ہے جس کا فائدہ سراسر ہمیں ہی ہوتا ہے

دعا کی اہمیت وفضیلت:

1. دعا سے دوسری عبادات آسان ہو جاتی ہیں

دعا عبادت کا ایسا منبع / Source ہے جس کے ذریعہ ہماری دوسری عبادات آسان ہو جاتی ہیں مثلاً اگر نماز کے لئے صبح آنکھ نہیں کھلتی تو سچے دل سے دعا کرکے اور اٹھنے کی نیت وارادہ کرکے سوئیں تو اللہ تعالیٰ ضرور اٹھنے کی توفیق دیں گے

2. دعا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی عظمت والا کام ہے

عن ابی ہریرۃؓ قال؛ قال رسول اللہ ﷺ " لَیۡسَ شَیۡءٌ أَکۡرَمَ عَلَی اللہِ مِنَ الدُّعَاءِ (سنن الترمذي 5/455، حدیث نمبر 3370، حسن حدیث)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں کیوں ← کیونکہ دعا میں انسان عاجزی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند ہے

3. دعا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کبھی مایوس نہیں کرتے

عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا . . . .

(سنن ابن ماجہ 2/1271، حدیث نمبر 3865 صحیح حدیث)

ترجمہ: تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے آگے ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹانے میں اسے شرم آتی ہے

یعنی مانگنے والے کو اللہ تعالیٰ کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے ← پھر بھی اگر ہم اپنے رب سے مانگنے میں سستی کریں یا مایوس ہوں تو یہ بہت بڑی غلطی ہے

4. دعا نہ مانگنے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ " إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (رواہ الترمذی 5/456، حدیث نمبر 3337 حدیث حسن)

جو اللہ سے نہیں مانگتے اللہ ان سے ناراض ہوتے ہیں ← کیوں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے نہ مانگنا تکبر ہے جیسا کہ سورۃ مومن / غافر کی آیت 60 میں فرمایا:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

تمہارا رب کہتا ہے "مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، جو لوگ تکبر میں میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، ضرور وہ ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے"

اس لئے ہمیں دعا مانگنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے ← بلکہ ہر ہر قدم اور ہر ہر موقع پر اپنے رب سے مانگتے رہنا چاہیئے اسطرح

* اللہ رب العزت ہمارے کام بھی آسان فرما دیتے ہیں
* ہم سے راضی بھی ہو جاتے ہیں ← کہ اللہ کا بندہ اللہ ہی سے مانگ رہا ہے
* ہمارے اندر عاجزی بھی آتی ہے ← کیونکہ جب ہم کسی سے مانگتے ہیں تو ہم اس کے آگے اپنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار بھی کر رہے ہیں ← اور دوسرے کی عظمت اور بڑائی کا اظہار بھی کر رہے ہوتے ہیں۔۔

دعا کے آداب

* دعا مانگنے کے لئے نہ کوئی جگہ مقرر ہے، نہ وقت مقرر ہے اور نہ ہی اس کے لئے باوضو ہونا شرط ہے ← مگر جب ہم دنیا میں بھی کسی دنیاوی لحاظ سے بلند مرتبہ / high status انسان کے سامنے جاتے ہیں تو اس کے مرتبے اور رتبہ کا لحاظ رکھتے ہیں
* ایسے ہی ہمارا رب ← جو رب العالمین ہے ← رب کائنات ہے ← اس کی عظمت اور شان بہت بلند ہے
* اپنے رب سے دعا مانگنے کے بھی کچھ آداب ہیں ← جن کا خیال رکھنا ضروری ہے ← وہ کیا ہیں

1. دعا مانگنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنا

عن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ قال / بینا رسول اللہ ﷺ قاعد / اِذ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى / فَقَالَ / اللھم اغفر لی وارحمنی /

فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں / رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے تھے / تب ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی / پھر کہا / اے اللہ مجھے معاف کر دیں /

فقال رسول الله ﷺ / عَجلتَ اَيُّها المصلى /اِذَا صَلَّيتَ/فَقَعَدتَّ / فَا حمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ اَهلُهُ / وَصَلِّ عَلَىَّ / ثُمَّ ادعُهُ/

تو رسول ﷺ نے کہا اے نمازی تم نے جلدی کی / جب نماز پڑھ لو / اور دعا کے لئے بیٹھو / تو اللہ کی حمد کرو جیسا کہ اسکا حق ہے / پھر مجھ پر درود پڑھو / پھر دعا کرو

قال فضالة/ ثُمَّ صَلّیٰ رَجُلٌ آخَرَ بَعدَ ذالِکَ /فَحَمِدَاللهَ /وَصَلّیٰ عَلَى النَبِى ﷺ / فقال لَهُ النبى / اَيُّهَا المُصَلّىِ اُدعُ تُجَب

فضالہ کہتے ہیں / ایک اور شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اس نے اللہ کی تعریف کی / نبی ﷺ پر درود پڑھا / نبی ﷺ نے فرمایا اے نمازی دعا کرو تمہاری دعا قبول کی جائے گی۔

(سنن ترمذی 5/516، حدیث نمبر 3476، صحیح حدیث)

2. دعا میں شرط نہیں لگانی چاہیئے

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم "إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلاَ يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّهُ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ". (صحیح البخاری 5/2334، حدیث نمبر 5979)

انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ سے قطعی طور پر مانگے (کہ یہ چیز مجھ کو عنایت فرما) یوں نہ کہے اگر تو چاہے تو عنایت فرما اس لئے کہ اللہ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا ہے۔

3. دعا پورے یقین سے مانگنی چاہیئے

* دعا پورے یقین سے مانگنی چاہیے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے تو بہت دعائیں مانگیں ہیں قبول ہی نہیں ہوتیں۔
* سورۃ مریمؑ میں زکریاؑ کے واقعہ میں آتا ہے کہ وہ کہتے ہیں ← وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ← ہمیں بھی کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے اور یقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ضرور دعائیں قبول کرتے ہیں۔
* واقعہ ← عمرؓ کے دور میں جب خشک سالی ہوئی تو سب لوگ بارش کی دعا کے لئے کھلے میدان میں نکلے تو ایک بچی چھتری لے کر گئی اس سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کرنے جا رہے ہیں تو واپسی پر بارش ہو گی۔۔۔

4. دعا مانگتے وقت اپنے گناہوں اور غلطیوں کا احساس و ندامت ہونی چاہیئے

* ہر انسان کمزور ہے اور غلطی کرتا ہے۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرنا چاہیے۔ تبھی ہم اصلاح کر سکیں گے۔
* عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: ان الله ليعجب من العبد اذا قال "لا اله الا انت انى قد ظلمت نفسى فاغفرلى ذنوبى انه لا يعفر الذنوب الا انت" قال عبدى عرف ان له ربا يغفرو يعاقب (رواہ الحاکم فی المستدرک 6/90، حدیث نمبر 3438 حدیث صحیح)

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند آتی ہے جب بندہ کہتا ہے کہ "اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے اور بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے پس آپ میرے گناہ معاف کر دیں بیشک آپ کے

سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں ہے" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب معاف بھی کرتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے۔

* یونسؑ کی دعا بھی ایسی ہی تھی جس میں اپنی غلطی کا اعتراف بھی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کا احساس بھی ہے

لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ (الانبیاء 87)

نہیں کوئی الہ مگر آپ ہی، پاک ہے آپکی ذات، بے شک میں نے ہی قصور کیا"

* اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں جو دعا سکھائی وہ سید الاستغفار کہلاتی ہے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " سَيِّدُ الاِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ. إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ " . مِثْلَهُ. (صحیح البخاری 5/2330، حدیث نمبر 5964)

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سید الاستغفار یہ دعا ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علیَ وابوء لک بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اعوذبک من شر ما صنعت۔ اگر کوئی شام کو یہ دعا پڑھ لے پھر (اسی رات کو) مر جائے تو بہشت میں جائے گا یا یوں فرمایا وہ بہشت والوں میں ہوگا اور اگر کوئی صبح کو اس دعا کو پڑھ لے پھر اسی دن مر جائے گا تو بہشت والوں میں ہوگا۔

5. کسی کے لئے دعا کرتے ہوئے پہلے اپنے لئے دعا کرنا

* ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس کسی کا ذکر اور اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے فرماتے۔

6. دعا صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیئے

* دعا صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے کسی اور سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَمَنۡ أَضَلُّ مِمَّن يَدۡعُواْ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَن لَّا يَسۡتَجِيبُ لَهُۥٓ إِلَىٰ يَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَهُمۡ عَن دُعَآئِهِمۡ غَٰفِلُونَ (سورۃ احقاف:5)

آخر اُس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے اُن کو پکار رہے ہیں۔

* دعا کے لئے چند صفات کا ہونا ضروری ہے مثلاً

I. جسے پکارا جائے / جس سے دعا کی جائے وہ اپنے لئے کسی اور ہستی کا محتاج نہ ہو ← جو خود کسی کا محتاج ہوگا وہ کسی دوسرے کی کیا مدد کر سکتا ہے ← وہ کسی کا کوئی مطالبہ کیسے پورا کر سکتا ہے

II. جس سے دعا کی جائے اس میں ہر دعا کرنے والے / والی کی بات سننے کی صلاحیت موجود ہو ← بعض اوقات ایک ہی وقت میں بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں

III. جس سے دعا کی جائے وہ دینے پر قادر ہو / خود مختار ہو اسے کسی سے پوچھنا یا مشورہ کرنے کی ضرورت نہ ہو ← وہ جسے چاہے جو چاہے دے دے پھر اسے کسی کے آگے جوابدہ نہ ہونا پڑے

* یہ تمام صفات سوائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کسی اور ہستی میں موجود نہیں ← اس لئے دعا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرنی چاہیئے

7. دعا اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑا کر مانگنی چاہیے۔

* دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑا کر دعا مانگنی چاہیے ← مگر بہت چیخ کر / بلند آواز میں یا ← گا کر دعا نہیں مانگنی چاہیے ← جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ الاعراف آیت 55,56 میں فرمایا

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً / إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ / وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا / وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا / إِنَّ

اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے / یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا / زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے / اور اللہ ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ

رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ،یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں سے قریب ہے

* اس لئے دعا کرتے ہوئے حد میں رہنا ضروری ہے ← اور اپنے رب کی عظمت کے مطابق عاجزی، خوف اور یقین کرنا بھی ضروری ہے

* ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھے جب ہم بلندی پر چڑھتے تو زور زور سے اللہ اکبر کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اَيُّها النّاسُ / اربَعُوا عَلَى اَنفُسِكُم / فَاِنَّكُم لَا تَدعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائبًا و "لٰكِنْ تَدعُونَ سَمِيعاً بَصِيراً

(صحیح البخاری 5/ 2346، حدیث نمبر 6021)

اے لوگو / اپنے اوپر آسانی کرو / بیشک تم اپنے رب کو پکار رہے ہو وہ بہرہ یا غائب نہیں بلکہ وہ سنتا اور دیکھتا ہے

* دعا کرتے وقت اس میں پوری طرح Involve ہوں کیونکہ غافل دل کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے

دعا کی قبولیت کے اوقات

دعا کے وقت قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنا بہتر ہے۔ دعا ہر وقت مانگ سکتے ہیں مگر کوشش کریں ان اوقات میں بھی ضرور دعا مانگیں جو قبولیت کے ہوں۔ جیسے

1. رات کے آخری حصہ میں
2. فرض نماز کے بعد
3. اذان اور اقامت کے درمیان
4. جمعہ کے دن کی کسی گھڑی میں۔

5. سجدہ کی حالت میں 6. آب زم زم پیتے وقت

7. روزے کی حالت میں

دعا کی قبولیت کی مختلف صورتیں (حدیث کے مطابق)

1. جو مانگا وہی ملے 2. کوئی مصیبت یا مشکل دور ہو جائے 3. آخرت میں اجر ملے

جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں (حدیث کے مطابق)

1. مظلوم کی دعا 2. بیمار کی دعا

3. نیک اولاد کی اپنے والدین کے حق میں دعا 4. روزہ دار کی دعا

5. مسلمان کی کسی دوسرے مسلمان کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا 6. حج وعمرہ اور نیکی کے کاموں کے وقت کی دعا۔

وہ لوگ جن کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ (حدیث کے مطابق)

1. حرام رزق کھانے والے کی دعا 2. جو فرائض اللہ نے ہمارے ذمہ کیے ہیں ان کو پورا نہ کرنے والے کی دعائیں

3. غافل دل کی دعا 4. گناہ اور قطع رحمی کرنے والے کی دعا

دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ ہم دعائیں کرتے ہیں مگر ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے جو جواب دیا وہ ہم سب کے لیے بھی قابل غور ہے۔ انہوں نے کہا

* تم نے اللہ کو پہچانا ← مگر اس کا حق ادا نہیں کیا۔
* تم نے قرآن کو پڑھا ← مگر اس پر عمل نہیں کیا
* تم نے محبت رسول اللہ ﷺ کا دعوی کیا ← مگر سنت پر عمل نہیں کیا۔
* تم نے جنت کو چاہا ← لیکن اس میں داخل ہونے کے لیے عمل نہ کیا۔

* تم نے عداوت شیطان کا دعویٰ کیا ← لیکن اس کی مخالفت نہ کی
* تم نے موت کو حق جانا ← لیکن اس کے لیے تیاری نہ کی

دعا میں کیا مانگیں:

* ہماری ضروریات تو بہت سی ہیں مگر ان ضروریات میں اہم ترین ضرورت ← ہدایت ہے
* ہدایت کی دعا دل سے کریں ← سورۃ الفاتحہ بہترین دعا ہے ← اس کو سمجھ کر شعور سے مانگیں یہ ایسی دعا ہے جس میں:

1. اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اقرار بھی ہے ← اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
2. اللہ تعالیٰ کی صفات بھی بیان کر رہے ہیں۔ ← الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
3. اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اختیارات کا یقین اور عقیدہ کی درستگی کا اظہار بھی کر رہے ہیں ← مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
4. اپنی بے بسی / کمزوری / عاجزی کا اقرار کر کے اللہ تعالیٰ کے آگے گڑگڑا رہے ہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ گویا یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا تو اور کوئی ہے ہی نہیں ہم نے صرف آپ کا در پکڑا ہے۔
5. ان ساری باتوں کے بعد ہم اپنے رب سے سب سے بڑی نعمت مانگ رہے ہیں وہ نعمت جس کے بغیر ہماری تمام محنتیں / صلاحتیں / سہولتیں اور دوسری نعمتیں بے کار ہیں۔ اور ہم وہ روشنی مانگ رہے ہیں جو ہمیں دنیا اور آخرت میں بچالے گی۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

✓ ← ہدایت ← راستہ دکھانا ← اس پر چلانا ← منزل تک پہچانا۔
✓ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ← وہ سیدھا راستہ ہے جس میں کوئی موڑ نہیں / کوئی ٹیڑھا پن نہیں / کوئی پگڈنڈی / Short Cut نہیں

6. الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کن کے راستہ پر چلنے کی دعا کر رہے ہیں ← کون اس راستے پر رہے جن کو ہمیں بھی follow کرنا ہے
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ← جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ← یعنی انبیاء، شہداء اور صدیقین کا راستہ
7. کن کے راستے سے بچنے کی دعا کر رہے ہیں ← غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

دعا ہماری ضرورت ہے

* حقیقت یہ ہے کہ دعا کرنا ہمارے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔
* دعا کے ذریعے ہمارے کام آسان ہو جاتے ہیں۔ ہم زیادہ اچھا کام کر سکتے ہیں۔

* دعا مومن کا ہتھیار ہے۔
* دعا کے ذریعہ ہم آفتوں اور مصیبتوں سے بچ سکتے ہیں۔
* دعا سے ہمارے دلوں کو سکون ملتا ہے ← جب ذرا سی بھی پریشانی ہو تو اللہ کا ذکر کریں / قرآن مجید پڑھیں / دعائیں کریں تو سکون بھی ملے گا اور مسئلہ بھی حل ہو گا ← الرعد:28 میں فرمایا الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ/ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
* سورۃ النمل:62 میں فرمایا ← أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ ← کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اُسے پکارے اور کون اس کی تکلیف دور کرتا ہے
* ہم سب اللہ کے محتاج ہیں ← ہم اپنے رب کی رحمت کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتے ← اس کی رحمت کے بغیر نہ ہمارے دلوں میں سکون آسکتا ہے ← نہ ہمارے گھروں اور معاشرے میں سکون آسکتا ہے ← اور نہ ہی ہمیں آخرت میں سکون مل سکتا ہے
* سکون اور اطمینان ← خوشی اور امن سب اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں ہیں ← جو اسی سے مانگنی چاہیں۔
* ہم تو اپنے رب کے اتنے محتاج ہیں کہ اس کی مرضی کے بغیر ہم اپنی ایک انگلی تک نہیں ہلا سکتے ← مثال ایک نوجوان کو کمر پر ایسی چوٹ لگی کہ سارا جسم Paralyze ہو گیا ← اب بظاہر جسم موجود ہے پاؤں بھی ہیں ٹانگیں بھی ہیں ← مگر ان کو ہلانے کی سکت نہیں ہے
* جب تک ہم اپنی کمزوری اور بے بسی کا احساس نہیں کریں گے ← تب تک ہم اپنے رب کے سامنے عاجزی اور دعائیں نہیں کر سکتے۔

قرآن مجید سورۃ فاطر آیت 15،16 میں فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ /وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ/ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ /وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ

لوگو، تم سب اللہ کے محتاج ہو اس کے آگے فقیر ہو / اور اللہ تو غنی و حمید ہے / وہ چاہے تو تمہیں ہٹا کر کوئی نئی مخلوق تمہاری جگہ لے آئے

* حدیث قدسی ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں "اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر تمام انسان اور جن اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں جو پرہیز گار ہے تو اس سے میری بادشاہت میں اضافہ نہ ہو گا اور اگر تمہارے اول اور آخر تمام انسان اور جن اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں جو تم سب سے بڑا نافرمان ہو تو اس سے میری بادشاہت میں کمی نہ ہو گی اے میرے بندو! اگر تم سب ایک میدان میں جمع ہو جاؤ اور سب مل کر مجھ سے سوال کرو اور میں ہر ایک کو وہ دوں جو وہ مانگے تو اس سے میری بادشاہت میں کوئی کمی نہ ہو گی اتنی بھی کمی نہ ہو گی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبو کر پانی سوئی کو لگے (صحیح مسلم 4/1994، حدیث نمبر 2577)

اللہ کے رسول ﷺ کی دعائیں

* اللہ کے رسول ﷺ نے ہر موقع پر ہر طرح سے دعائیں کیں جو ہمارے لئے بہترین راہنمائی ہیں ← جن کو ہم اگر اپنی زندگی میں شامل کر لیں تو بہت سی مشکلات سے بچ جائیں گے

* رسول اللہ ﷺ نہ صرف اپنے لئے دعا کرتے بلکہ دوسروں کے لئے بھی دعا کرتے

انسؓ کہتے ہیں ام سلیمؓ (میری والدہ) نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ انسؓ آپ ﷺ کا خادم ہے (اس کے لئے دعا فرمایئے) آپ ﷺ نے یوں دعا دی یا اللہ اس کو بہت مال دار اور دولت اور اولاد دے اور جو تو اس کو عنایت فرمائے اس میں برکت دے (صحیح بخاری 5/2345، حدیث نمبر 6018)

* رسول اللہ ﷺ نہ صرف لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دیتے بلکہ ان کے لئے ہدایت کی دعا بھی کرتے

ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا طفیل بن عمرو (دوس قبیلے کا سردار) رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ دوس کے لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور مسلمان ہونے سے انکار کیا آپ ان کے لیے بددعا فرمایئے لوگ سمجھے کہ آپ اب ان پر بددعا کریں گے لیکن آپ نے دعا کی اور فرمایا "یا اللہ دوس والوں کو ہدایت دے کر ان کو میرے پاس لے آ۔ (صحیح بخاری 3/1073، حدیث نمبر 2779)

* رسول اللہ ﷺ نہ خود کسی کے لئے بددعا کرتے نہ ہی کسی اور کی بددعا کو پسند فرماتے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا یہودی لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے السام علیک (تم مرو) آپ نے یوں جواب دیا "وعلیکم " عائشہؓ کو سخت برا لگا اور انہوں نے یوں جواب دیا "تم مرو اللہ کی پھٹکار تم پر اللہ کا غضب تم پر" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عائشہؓ ذرا دم لو نرمی سے کام کرو اور سختی اور فحش گوئی سے بچی رہو۔ انہوں نے عرض کیا "کیا آپ نے ان کم بختوں کی بات نہیں سنی (انہوں نے آپ کو کوسا)" آپ نے فرمایا تم نے کیا میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی تو ان کا کہنا انہی پر ڈال دیا (یعنی وعلیکم کہا جسکا مطلب ہے تم ہی مرو یا تم ہی مرو گے) اور میری بددعا ان کے حق میں (بارگاہ الٰہی سے) قبول ہو گی ان کی بددعا میرے حق میں قبول ہونے والی نہیں۔ (صحیح البخاری 5/2243، حدیث نمبر 5683)